## سوال

(212) لیل ونہار کی طوالت

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اسکنڈے نیویا۔ اوراس سے اوپر کے شمالی علاقوں میں مسلمانوں کو رات اور دن کے طول واختصار کی وجہ سے مشکل پیش آتی ہے کیونکہ یہاں دن بائیس گھنٹے کا اور رات صرف دو گھنٹے کی ہوتی ہے اوراگلے موسم میں صورتحال اس کے برعععکس ہوتی ہے جیسا کہ ایک سائل کو یہ صورت حال پیش آئی، جب اس کا رمضان میں یہاں سے گزر ہوا۔ اس کا کہنا ہے کہ بعض علاقوں میں دن اور رات چھ چھ ماہ کے ہوتے ہیں تو سوال یہ ہے کہ ان علاقوں میں روزہ کس طرح رکھا جائے گا یا جولوگ کام اور تعلیم کےلیے یہاں مقیم ہیں وہ کس طرح روزے رکھیں گے؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ان علاقوں میں مشکل صرف روزہ کے حوالے ہی سے نہیں بلکہ یہ مشکل نماز کے حوالے سے بھی ہے لیکن اگر ان علاقوں میں رات اور دن ہے تو اس کے مطابق عمل ہوگا خواہ دن لمبا ہو یا چھوٹا اور اگر یہاں دن رات نہ ہو جس طرح کے قطبی علاقوں میں دن اور رات چھ چھ ماہ کے ہوتے ہیں تو یہ لوگ اپنے روزوں اور نمازوں کے اوقات کے اندازے مقرر کرلیں گے لیکن سوال یہ ہے کہ یہ اندازہ کس حساب سے لگایا جائے گا؟ بعض اہل علم یہ کہتے ہیں کہ مکہ مکرمہ کے اوقات کو معیار بنایا جائے گا کیونکہ مکہ مکرمہ ام القریٰ ہے اور ام وہ چیز ہوتی ہے جس کی اقتدا کی جائے، جس طرح امام کی اقتدا کی جاتی ہے، جس طرح کہ شاعر نے کہا ہے۔

(علی راسه ام له يقتدي بها)

بعض اہل علم نے یہ کہا ہے کہ ان علاقوں میں بارہ گھنٹے کا دن اور بارہ گھنٹے کی رات شمار کیا جائے گی کیونکہ رات دن کےلیے متعدل وقت یہی ہے۔ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ ان علاقوں کے اس قریب ترین ملک کے اوقات کو معیار مقرر کیا جائے گا جہاں دن رات معمول کے مطابق ہوں یہی قول زیادہ راجح ہے کیونکہ قریب ترین علاقے اس بات کے زیادہ حق دار ہیں کہ ان کی اتباع کیا جائے، جغرافیائی اعتبار سے بھی ان کا موسم ان کے قریب ترین ہے، لہذا وہ ایسے قریب ترین علاقے کے اوقات کو اپنے لیے معیار قرار دیں جہاں دن رات معمول کے مطابق ہو اور انہی اوقات کے مطابق نماز اور روزے کو ادا کریں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الصیام : ج 2 صفحہ 177